جناب احسان دانش

سرسیدؒ کی روح سے

بہت کچھ کر چکا ہے انقلابِ آسماں ابتک
تری تعمیر میں لیکن ہے رنگِ جاوداں ابتک

مزاجِ باغباں کو دیکھ کر تو جاگ اٹھا ورنہ
کبھی کے مٹ چکے ہوتے نشانِ گلستاں ابتک

ہزاروں آندھیاں لاکھوں بگولے آچکے لیکن
ترے فانوس ہیں تاریکیوں میں ضوفشاں ابتک

جسے روشن کیا تھا تیرے سینے کے شراروں نے
نہ ٹھنڈی ہو سکی وہ آتشِ سوزِ نہاں ابتک

بصیرت نے تری بخشی ہیں مستقبل کو قندیلیں
ہوا میں گرچہ آجاتا ہے ماضی کا دھواں ابتک

کوئی سوچے کہ جو تیرے عزائم سے الجھتے تھے
نہ تو ہوتا تو وہ تاریخ میں ہوتے کہاں ابتک

رہی ہے مدتوں نبضِ تمدن تیرے ہاتھوں میں
تری تشخیص میں ہے چارۂ دردِ نہاں ابتک

زمانہ اپنے مرکز سے بھٹکتا ہے بھٹک جائے
ہے تیرے رہروؤں میں اتباعِ کارواں ابتک

ہوائیں ناموافق چل رہی ہیں گرچہ زوروں سے
خدا رکھے ہری ہے تیری شاخِ آشیاں ابتک

کچھ ایسے موڑ کاٹے ہیں تری منزل شناسی نے
کہ نقشِ کارواں ہیں رہنمائے کارواں ابتک

نئے ماحول والے درپئے تخریب ہیں ورنہ
ترے ذرات میں بیدار ہیں بینائیاں ابتک

مگر تاریخ کب تک مسخ ہوگی نوعِ انساں کی
بحمداللہ کچھ زندہ ہیں تیرے رازداں ابتک